روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۱۶ | ہفتہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ ' ۲۸ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ' ۲۸ مئی ۱۹۹۴ء

تقویٰ اختیار کرنا چاہئے

میرے دوستو! سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے رزق کے لئے' تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو۔ سکھ کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کرو۔ محبت چاہتے ہو۔ تقویٰ کرو۔ سچا علم چاہتے ہو تو تقویٰ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ کرو تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے۔ وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ دکھوں سے نکال کر سکھوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ علوم صحیحہ اس سے ملتے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جاوے' تو کچھ بات ہے' ورنہ کچھ بھی نہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ دنیا کے اشغال چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کے شغلوں کو جائز رکھا ہے' کیونکہ اس راہ سے بھی ابتلا آتا ہے اور اسی ابتلا کی وجہ سے انسان چور' قمارباز' ٹھگ' ڈکیت بن جاتا ہے اور کیا کیا بُری عادتیں اختیار کر لیتا ہے' مگر ہر ایک چیز کی ایک حدّ ہوتی ہے۔ دنیوی شغلوں کو اس حدّ تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ پس ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں اور بکھیڑوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے اور اس کی زبان پر نرا دعویٰ ہی رہ جاتا ہے۔ الغرض زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۵۲)

۲۸- مئی- پولیوڈے کا دوسرا مرحلہ

اہل ربوہ سے تعاون کی اپیل

ربوہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے ربوہ کے مہتمم مقامی مکرم سید قاسم شاہ صاحب نے اہل ربوہ سے اپیل کی ہے کہ وہ پانچ سال تک کی عمر کے بچوں کو ۲۸- مئی کو پولیو ویکسین کی دوسری خوراک دلانے میں بھرپور تعاون فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ دوسری خوراک دینا بے حد ضروری ہے ورنہ پہلے مرحلے کی دی گئی خوراک اپنی افادیت کھو دے گی۔

۲۸- مئی بروز ہفتہ بھی ۲۸- اپریل ۱۹۹۴ء والا طریق کار استعمال ہوگا۔ جس کے مطابق محلے کے زعیم خدام الاحمدیہ یا صدر محلہ کا کوئی نمائندہ دفتر ٹاؤن کمیٹی جا کر اپنے محلے کے لئے ویکسین لے کر آئے گا۔ پھر محلے کی سطح پر جو انتظام کیا گیا ہوگا اس کے مطابق گھر گھر جا کر یا ایک جگہ بچوں کو اکٹھا کر کے پولیو کی ویکسین کے قطرے پلائے جائیں گے۔ والدین کو چاہئے کہ وہ خود پوری توجہ سے اپنے پانچ سال تک کی عمر کے بچوں کو پولیو کی دوا پلائیں اور اپنے بچوں کو اپاہج ہونے سے بچائیں۔

درخواست دعا

○ مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

کہ ان کے ہم زلف مکرم جمیل احمد تبسم صاحب (جو کہ مکرم محمد موسیٰ صاحب' رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ نیلہ گنبد لاہور کے پوتے ہیں) کے معدے کے السر کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے۔

ان کی صحت کاملہ وعاجلہ و درازی عمر کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالرشید صاحب درویش حال جرمنی سال ہا سال سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد شفا عطا فرمائے۔

بڑائیوں کے حصول کیلئے نفس کی قربانی ضروری ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تمام بڑائیوں کے حاصل کرنے کے لئے نفس کی قربانی ضروری ہوتی ہے۔ اس عید پر نفس کی قربانی کی طرف اشارہ ہے اور مال کی قربانی کرائی جاتی ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ بڑائی چھوٹائی نسبتی امر ہے اور جس سے کوئی فائدہ اٹھائے وہی اس کے لئے بڑی ہے۔ تاہم چونکہ اس عید پر قربانیوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اس لئے جو اس سے فائدہ اٹھائے وہ اسے بڑا کہہ سکتا ہے کیونکہ اس میں ایک طرف تو قربانی کی حقیقت اور اس کا نفع اور فائدہ بتایا گیا ہے اور دوسری طرف اس سے اس قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جو حضرت اسماعیلؑ نے کی۔

دنیا میں لوگ معمولی معمولی باتوں کے لئے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھا کر چاہتے ہیں کہ ان کا نام مشہور ہو جائے۔ مثل مشہور ہے۔ کہتے ہیں کہ کوئی عورت تھی اس نے انگوٹھی بنوائی۔ عورتوں کو دکھانے کے لئے وہ اس انگلی سے جس میں انگوٹھی پہنی ہوئی تھی باتوں باتوں میں اشارے کرتی۔ مگر اتفاق کی بات ہے کسی نے نہ دیکھی۔ اس پر اس نے اپنے گھر کو آگ لگا دی۔ جب عورتیں اس کے پاس ہمدردی کرنے کے لئے آئیں تو انہوں نے پوچھا کہ کچھ بچا بھی یا سب کچھ جل گیا۔ اس نے کہا اور تو کچھ نہیں بچا۔ صرف یہ انگوٹھی بچی ہے۔ اس پر جیسا کہ بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ نئے کپڑے یا زیور کو دیکھ کر بے اختیار بول اٹھتی ہیں کہ کب بنوایا ہے۔ کسی عورت نے اس سے پوچھا کہ بہن تم نے یہ انگوٹھی کب بنوائی ہے۔ اس نے کہا۔ یہ سوال اگر تم مجھ سے پہلے کرتی تو میرا گھر ہی کیوں جلتا۔ تو شہرت لوگوں کو اتنی مطلوب ہوتی ہے کہ ناجائز رنگ میں بھی اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو جائز شہرت اور عزت خدا نے دی ہو۔ اس کے متعلق تو اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے (-) کہ اللہ نے جو تجھ پر انعام کیا ہے اس کو بیان کر۔ اور لوگوں کو بتا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرنا ہوا مگر اس کے ساتھ لافخر

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۸- ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۲۸- مئی ۱۹۹۴ء

حُسنِ خُلق سے غلبہ

غلبہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ کسی کو جسمانی طور (یا آئینی طور پر) زیر کرلیا اور اس طرح اس پر غلبہ حاصل کرلیا۔ عام طور پر دنیا میں یہی کچھ کیا جاتا ہے۔ قومیں قوموں پر چڑھ دوڑتی ہیں اور دوسروں کو زیر کرلیتی ہیں یا خود زیر ہو جاتی ہیں۔ یعنی غلبہ حاصل کرلیتی ہیں یا مغلوب ہو جاتی ہیں لیکن ایسا غلبہ ہمیشہ عارضی ہوتا ہے۔ آج کسی کو بڑائی حاصل ہے کل کسی اور کو برتری حاصل ہو جائے گی۔ جو آج غالب ہے وہ کل مغلوب ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں ناکہ دنیا میں حالات ایک جیسے نہیں رہتے۔ بڑی بڑی حکومتیں بڑی بڑی سلطنتیں آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں اور جب ان کے زوال پر غور کیا جاتا ہے تو تجزیہ کرنے والے کہتے ہیں کہ ان کے اخلاق گر گئے تھے۔

دوسرا غلبہ کردار اور اخلاق کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے۔ کسی کا اخلاق اچھا ہے۔ اور بہتر کردار کا مظاہرہ کرتا ہے تو اسے ایک ایسی برتری حاصل ہوگی جسے کبھی چھینا نہیں جا سکتا جب تک اس کے اپنے اخلاق اور اس کا اپنا کردار نہ بدل جائے۔ اس کی برتری دیرپا ہی نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہوگی۔ آپ تاریخ پر نظر ڈالئے۔ زور آور لوگوں کو اس طرح یاد نہیں کیا جاتا جس طرح بااخلاق اور باکردار لوگوں کو۔ اس لئے کہ انہیں اخلاق اور کردار کی وجہ سے غلبہ حاصل ہے۔

حقیقی غلبہ وہی ہے جو دیرپا ہو۔ بلکہ ایسا ہو کہ قائم و دائم رہے اور اس پر کسی طرح بھی زد نہ پڑ سکتی ہو۔

گذشتہ ایام میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ حُسنِ خُلق سے ہی قوموں پر غلبہ پایا جا سکتا ہے۔ احمدیہ جماعت انسانیت کو اللہ کی طرف بلانے والی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے لازمی ہے کہ ہم خود اللہ تعالیٰ کے قرب سے نوازے جائیں اور یہ اس وقت ممکن ہے جب ہم تخلقوا باخلاق اللہ کے مطابق اپنے آپ کو ایسی صفات کا پر تو بنا لیں جو اللہ تعالیٰ سے منسوب ہیں۔ جو وہ چاہتا ہے ہم کریں۔ اور جس سے وہ ہمیں روکتا ہے اس سے رک جائیں۔ اور ایسا ہونے پر ہی ہم اپنے حُسنِ خُلق کا مظاہرہ کر سکتے ہیں یہی وہ بات ہے جو ہمیں دوسروں سے بہتر ثابت کر سکتی ہے اور یہی وہ بات ہے جسے اخلاقی غلبہ کہا جا سکتا ہے۔ ورنہ ہمیں کسی اور قسم کے غلبہ سے کوئی واسطہ نہیں۔ ہمیں عارضی غلبوں سے کیا تعلق۔ اخلاق کا غلبہ دائمی ہے۔ اور یہی ہمارا مطمح نظر ہے۔

صبح دم طائرانِ خوش الحان
میرے آنگن میں گیت گاتے ہیں
خود بھی کرتے ہیں حمد ربِّ جلیل
میرے ہونٹوں کو بھی جگاتے ہیں

ابوالاقبال

لکھ دو کسی کا جرم ہمارے حساب میں
پانی کی بوند بوند گرا دو سراب میں

پوچھی ہے ہم نے تم سے فقط اک ذرا سی بات
دھندلاہٹیں ہیں کیسی مہ و آفتاب میں

ہے وقت مقتضی کہ ہر اک بات سوچئے
نہ' نہ سے بات بن نہ سکے گی جواب میں

کردار انکا دیکھئے جو ہیں وفا شعار
کچھ کام تو شعور سے لیں انتخاب میں

شائد ہر ایک سانس میں اتنی ہوا تو ہو
لہروں سے آگئی ہے جو ہر اک حباب میں

کشکول میرے ہاتھ میں دے کے وہ چپ رہے
دل پوچھتا ہے جاؤں میں کس کی جناب میں

کس نے بغیر دیکھے مرا حال کہہ دیا
"نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں"

نوواردانِ عشق و محبت سے کیا کہیں
کیوں زندگی کو جھونک دیا ہے عذاب میں

یہ کون بولتا ہے بلندی پہ بیٹھ کر
کس کی اڑان لے گئی اس کو سحاب میں

تُو تو نسیم اپنی روایت کو چھوڑ کر
چُھپنے لگا ہے نام کے جعلی نقاب میں

نسیم سیفی

کان درد' پیٹ کی ہوا' اور دیگر دواؤں کا تفصیلی تذکرہ

حضرت امام جماعت احمدیہ کے احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہومیو پیتھک کلاس نمبر ۱۴ میں فرمودہ ارشادات بتاریخ ۱۰- مئی ۱۹۹۴ء کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:- ۱۰- مئی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی کی ۱۴ ویں کلاس میں مختلف ہومیو ادویہ کا ذکر کیا۔ اس پروگرام کا تین زبانوں انگریزی عربی اور روسی میں ترجمہ تین احمدی خواتین ساتھ ساتھ کر رہی ہیں۔

کان درد کی دوائیں

پلسٹیلا pulsatilla یہ کان درد کی فوری دواؤں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی دوا ہے۔ اس کی علامتوں میں بچوں کا دردناک رونا ہے داڑھ درد میں غصہ زیادہ ہوتا ہے۔ کان درد میں عموماً تجربہ ہے کہ نرمی اور دردناکی ہوتی ہے۔ لیکن جن بچوں میں مشتعل ہونے کا رجحان ہو ان میں پلسٹیلا نہیں بلکہ کیمو ملا Chamomilla کام کرے گی۔ یہ ایسی دوائیں ہیں کہ کام کریں تو آپ حیران رہ جائیں گے۔ منہ میں گولیاں ڈالتے ہی چند منٹ میں بچہ آرام کی نیند سو جائے گا۔ اس کا نمایاں اثر نیند کی حالت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی تیسری دوائی ایلیم سیپا Alliumcepa ہے اس میں آنکھیں سرخ نہیں ہوتیں۔ یوفریزیا Euphrasia کی کھانسی میں مریض رات کو سوتے میں بار بار اٹھتا ہے۔ دن کے مقابلے میں رات کو زیادہ ہوتی ہے لیکن آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ نزلاتی تکلیف اگر نمایاں ہو تو ایلیم سیپا کام کرے گی۔ پہلی دو ادویہ پلسٹیلا اور کیمو ملا کام نہیں کریں گی۔

امونیم کارب Ammonium Carb یہ گہری لمبی بیماری کے لئے ہے۔ اس میں کان سے بڑی خطرناک بدبو آتی ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ کان میں روئی رکھا کریں۔ رات کو ایسی خوفناک بدبو آتی ہے کہ کمرے میں گھسا نہیں جاتا۔

رس گلابرا یہ بدبوؤں کی خاص دوا ہے۔ یہ شاذ استعمال ہونے والی دوا ہے عام استعمال نہیں ہوتی۔ اس لئے اس کا عام ذکر نہیں ملتا۔ بعض بیماریوں کے نتیجہ میں بدبوئیں پیدا ہوتی ہیں۔ پسینہ اور سانس کے ذریعے بھی بدبوئیں نکلتی ہیں۔ کچھ عرصہ باقاعدگی سے استعمال کی جائے تو اتنی مؤثر ہوتی ہے کہ فضلے سے بھی بدبو ختم ہو جاتی ہے۔ کچھ نہ کچھ بدبو تو ہر بیماری کا حصہ ہے اس لئے ہر بیماری میں تو اسے نہیں دیا جا سکتا۔ ٹائفائیڈ کے استعمال میں خاص بو مردار کی قسم کی اس میں بیپٹیشیا Baptisia اثر کرتی ہے۔ جن بیماریوں میں گلے کی دردیں نمایاں ہوں سوزش اور سوجن ہو اس صورت میں پیپ اور زردی ہو تو یہ بڑا اثر دکھاتی ہے۔

اسہال متلی اور پیٹ کی ہوا کی ادویہ

سی فوڈ Sea Food سے اسہال ہو تو لائیکو پوڈیم Lycopodium کے علاوہ ایلو Aloe کی طرف دھیان جانا چاہئے۔ ہوا جو تمام پیٹ میں برابر تناؤ پیدا کرے تو لائیکو پوڈیم اثر کرتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا پیٹ کی ہوا کے ذکر میں تین ہومیو ادویہ اکٹھی بھی دیتے ہیں۔ انگلستان میں پیٹ کی ہوا کی بیماری عام ہے۔ یہ تین ادویہ یہ ہیں۔

۱- کاربو ویج Carboveg جب ہوا کا دباؤ اوپر کی طرف ہو۔

۲- لائیکو پوڈیم جب دباؤ نیچے کی طرف ہو۔

۳- چائنا China جب سارے پیٹ میں ہوا ہو۔

اس میں دو مسائل بھی سامنے آتے ہیں:- ہوا رک کر اپھارے میں تبدیل ہو۔ معدے اور انتڑیوں میں تشنج Spasm ہو تو یہ Colic کے درد میں بھی بدل سکتی ہے۔ اگر انتڑیوں کی قدرتی حرکت میں کمی کی وجہ سے ہوا ہو تو نکس وامیکا Nux vomica سب سے اچھا کام کرتی ہے۔ بدبو کی علامت نمایاں ہو تو رس گلابرا کی بجائے کاربو ویج اثر کرے گی۔ اس میں اوپر کی طرف دباؤ کی علامت بھی ہوتی ہے۔ چائنا China: پیٹ کی عمومی ہوا میں اس صورت میں مفید ہوگی جب دوسری علامات بھی ساتھ ہوں۔ خشکی پائی جائے۔ لعابوں میں کمی سے انتڑیوں میں ہوا رک جاتی ہے۔ اس کا ایسے مریضوں سے تعلق ہے جن کی انتڑیوں میں خشکی ہو۔ ہر حرکت پر درد بھی ہوتی ہو۔ سب طرف برابر درد ہو۔ ایلوز Aloes کی علامت پیٹ میں اسہال کے ساتھ ہوا ایلوز کی خاص علامت سی فوڈ سے پیدا ہونے والی ہوا ہے۔

ایلیومن Alumen (پھٹکڑی) اس کی خاص علامت یہ ہے کہ Collidal Solution میں ایلیومن وہی کام کرتی ہے جیسے بجلی لگنے سے خون جم جاتا ہے۔ Collidal Solution سے مراد مثلاً جسم میں خون ہے اس میں بعض ذرے معلق ہوتے ہیں۔ یہ حل نہیں ہوتے بلکہ لٹک جاتے ہیں۔ خون اللہ کی ایسی تخلیق ہے کہ اس کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔ اللہ نے ہر خون کو Collidal بنا دیا ہے خون کے سرخ اور سفید ذرے ہر فارم میں خون میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ ایلیومن جب بھی ذہن میں آئے اس کا سب سے نمایاں اثر خون کو پھاڑنے کا اثر ہے۔ اس لئے خون کو بند کرنے میں نمایاں حصہ لیتی ہے۔ عموماً پھٹکڑی سے نائی وغیرہ خون کو بند کرنے کا کام لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایلیومن گہرے السر کے لئے ہے۔ گہرے پھوڑے جو کینسر بنتے ہوں اس کی ابتدائی سٹیج میں بہت مفید اثر کرتی ہے۔ گلے کے کینسر اور زبان کے کینسر میں فائدہ مند ہے۔ گلینڈز کا پھولنا سخت ہونا بھی اس میں شامل ہے۔

Lymphatic Glands پر اس کا زیادہ اثر ہے۔ سر کی چوٹی پر گرمی اور دباؤ۔ جب سر درد ہو تو یہ عجیب علامت ہے۔ یہ دباؤ سلفر میں بھی ہے لیکن اس کا مریض سر پر کوئی چیز لگنا پسند نہیں کرتا۔ لیکن ایلیومن میں دباؤ ہے مگر آرام بھی دباؤ سے ہی آتا ہے یہ پکی علامت ایلیومن کی ہے۔ اس میں عضلاتی کمزوریاں نمایاں ہوتی ہیں۔ اس کی کچھ مثال پلمبم Plumbum سے ملتی ہے۔ پلمبم سکہ ہے جو عام گھروں میں روزمرہ استعمال ہوتا ہے۔ سکے سے بعض دفعہ کلائی جواب دے جاتی ہے۔ مسوڑھوں پر نیلاہٹ ہوتی ہے۔ جہاں تک پلمبم کی فالجی علامات کا تعلق ہے اس میں ایلیومن فائدہ دیتی ہے۔

عورتوں کی اعصابی بیماریاں بار بار تکالیف اٹھا کر بوجھ اٹھانے پڑتے ہیں ان کے لئے ایلیومن بہت اہم ہے۔ رحم میں گٹھلیاں اکٹھی ہوں۔ آواز وقتی طور پر بیٹھ جائے تو بوریکس Borax کو کایا آرسنک دیں۔ جس کی مستقل بیٹھی ہوئی ہو اس کے لئے ایلیومن مفید ہے۔ بہت گہری بیماری میں لمبا اثر کرتی ہے۔ تاہم عارضی شفا دینے والی بھی اچھی دوا ہے۔

ایلیومینا Alumina یہ ایلیومن کا

مرکزی مادہ ہے۔ [illegible] چوٹی کی دوا ہے۔ خون کی رگوں میں تنگی پیدا ہو۔ بڑھاپے کے اثرات تیزی سے بڑھیں۔ یادداشت پر تیزی سے اثر ہو۔ مریض تیزی سے Disable معذور ہوتا چلا جاتا ہے۔ عضلات پر اثر ہوتا ہے۔ ایلیومینا دیں تو جلدی اثر کی توقع نہ رکھیں۔ بہت آہستہ آہستہ اثر دکھاتی ہے۔ سالوں میں اثر ہوتا ہے۔ اونچی طاقت میں لمبے وقفوں کے بعد دیں۔ مہینے بعد ایک ہزار یا دس ہزار کی طاقت میں دینے سے اثر ظاہر ہوگا۔ یہ Acute بیماریوں میں اثر نہیں دکھائے گی۔ مریض کو سمجھا دیں کہ جلد اثر کی توقع نہ کرے۔

خارش: بھورے داغ یا کھجلی کے دانے جو بعد میں چھلکے بن جاتے ہیں۔ پہلے جلد بالکل صاف ہوتی ہے۔ پھر خارش ہوتی ہے اور آرام کرنے کی بجائے دانے بننے شروع ہو جاتے ہیں زرد رنگ یا سفید رنگ کی پیپ کے دانے اور بعض دفعہ خون بھی نکلتا ہے اکثر بیماریوں میں پہلے آثار شدید Violent ہوتے ہیں۔ ایلیومینا میں یہ نہیں ہوتا۔

معدہ جس کا کرانک خراب ہو۔ بعض معدے جواب دے جاتے ہیں۔ دہی یا کیلے کے سوا کچھ نہیں کھا سکتے۔ کسی دعوت میں مہمان آئیں تو الگ بیٹھے معمولی سی چیز کھا رہے ہیں۔ معدہ میں بدبو ہوتی ہے۔ کھانا پڑا سڑتا رہتا ہے۔ ہوا بھی پیدا ہوتی ہے۔ کھٹاس اور کھٹے ڈکاروں کی بھی شکایت ہوتی ہے۔ قے کے آخری حصے میں گہرا کاٹنے والا تیزاب آتا ہے۔ بواسیر کے لمبے چلنے والے زخموں میں بھی فائدہ مند ہے۔ تیزاب نمایاں چیز ہے۔ عورتوں کے لیکوریا وغیرہ میں یہ دوا ہے۔ عام حالت میں قبض نہیں ہوتی۔ حمل ہو تو قبض ہو جاتی ہے۔

آداب مجلس

○ ہمارا مذہب تو یہ ہے اور یہی (صاحب ایمان) کا طریق ہونا چاہئے کہ بات کرے تو پوری کرے۔ ورنہ چپ رہے۔ جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ تا کہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو دو باتیں ہیں یا جواب یا چپ رہنا۔ یہ تیسرا طریق نفاق ہے کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور وہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے اخفاء کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

صوبیدار ریٹائرڈ نذر حسین

مکرم میاں سلطان احمد صاحب آف گھوگھیاٹ

مکرم میاں سلطان احمد صاحب موضع گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام میاں قطب الدین تھا اور آپ موضع گھوگھیاٹ میں کلام پاک پڑھاتے تھے اور عبادت کی قیادت بھی آپ ہی کے ذمہ تھی۔ میاں قطب الدین صاحب احمدی تھے اور رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بھی۔ آپ کے تین بیٹے تھے بابو فخرالدین صاحب (والد مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر انچارج محکمہ زودنویسی دور ثانیہ در یاضی کے پروفیسر محمد ابراہیم ناصر)۔ ان سے چھوٹے بیٹے میاں عبدالخالق صاحب تھے جن کے بیٹے کیپٹن محمد سعید صاحب اور حکیم محمد صدیق صاحب تھے۔ سب سے چھوٹے چھوٹے بیٹے میاں سلطان احمد تھے جن کا ذکر کرنا آج مقصود ہے یہ تینوں بھائی پیدائشی احمدی تھے اور رفقاء بانی سلسلہ احمدیہ بھی۔

میاں سلطان احمد صاحب کی تاریخ پیدائش کا علم اس لئے نہیں کہ اس زمانہ میں نہ تو تعلیم عام تھی اور نہ لوگوں میں تاریخ پیدائش۔ تاریخ شادی بیاہ و دیگر اہم یا غیر اہم کے لکھنے کا رواج عام تھا۔ اندازاً میاں صاحب ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے اور کلام پاک اپنے والد بزرگوار میاں قطب الدین صاحب سے پڑھا اور موضع گھوگھیاٹ سے متصل شہر میانی میں میونسپل کمیٹی کے مڈل سکول میں چھ جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ آپ کی پرورش کی ذمہ داری آپ کے والد محترم پر ہی تھی۔ جو کہ اپنے مکان کے ساتھ ہی بیت الذکر میں خدمت دین بجا لاتے تھے اور یہی ان کا روزگار بھی تھا۔ میاں سلطان احمد صاحب کا بچپن نہایت دینی ماحول میں گزرا بجز یاد الٰہی اور عبادات کی بجا آوری کے ان کے والدین کے گھر کوئی اور دنیوی مشاغل نہ تھے۔ درس کلام پاک۔ عبادات کی باقاعدگی اور بیت الذکر کی دیکھ بھال یہی اس گھر کا ماحول اور یہی اس گھر میں پلنے والے بچوں کی تربیت کا سب سے بڑا پہلو تھا۔ آپ اپنے والد بزرگوار کے زیر سایہ ہی رہتے اور ان کی تربیت خاص سے ہی مستفیض ہوئے اور درویشی اور فقر بھی ان کو ورثہ کے طور پر نصیب ہوا۔ میونسپل بورڈ کے مڈل سکول سے چھ جماعت تعلیم حاصل کی۔ اس زمانہ میں پانچ جماعت یا چھ جماعت تک پڑھنا بھی بہت بڑی بات ہوا کرتی تھی۔ دیہات کے بچے یوں بھی مدرسہ جانے سے گھبراتے تھے اور سکول کی پابندی سے دور بھاگتے تھے بہت کم بچے آٹھویں جماعت تک پہنچ پاتے بلکہ راستہ میں ہی رہ جاتے۔ ہندوؤں کے عروج کا زمانہ تھا۔ شہر میانی میں جو موضع گھوگھیاٹ سے صرف ایک کلو میٹر جنوب کی طرف ہے تمام اداروں میں ہندو ہی حکمران اور قابض تھے۔ تجارت ہندوؤں کے پاس تھی مسلمان تو ارد گرد کے دیہاتوں میں کاشتکاری میں ہی وقت گذارتے تھے۔ ریلوے سٹیشن پر سٹیشن ماسٹر اگر رام لال تھا تو کانٹے والا خدا بخش تھا۔ مسلمان ہر جہت زندگی میں پیچھے تھے۔ نہ تجارت ان کے ہاتھ میں تھی۔ نہ ملازمتیں نہ تعلیمی میدان میں ان کا کوئی نمایاں حصہ تھا ایسے دور میں پانچ یا چھ جماعت پڑھ لینا بہت بڑی بات تھی میاں صاحب کے بڑے بھائی بابو فخرالدین صاحب نے اسی سکول سے آٹھویں جماعت پاس کی اور فوج میں ہیڈ کلرک بھرتی ہو گئے آٹھ جماعت کے بارے میں تو کہا جاتا تھا کہ سب سے بڑی جماعت ۱۶ ہے اور ۸ گویا نصف اونچائی تک ہے۔ اس لئے ایسے زمانہ میں چھ جماعت پاس کرنے والے میاں سلطان احمد صاحب کا شمار تو تعلیم یافتہ لوگوں میں تھا اور شاید اسی لئے آپ کو میونسپل کمیٹی میانی کے محکمہ محصول چونگی میں بطور محرر کے ملازمت مل گئی کیونکہ آپ ایک پڑھے لکھے انسان تصور کئے جاتے تھے۔ قصبہ میانی ایک پرانی طرز کا قصبہ ہے جس میں مختلف دروازے ہیں اور ہر دروازہ ایک مخصوص نام سے معروف ہے اور ہر دروازہ پر میونسپل بورڈ کی طرف سے ایک چونگی محرر تعینات ہوتا تھا۔ میاں سلطان احمد صاحب بھی بطور چونگی محرر ایک دروازے پر متعین ہوئے۔ شہر میانی میں اکثریت ہندوؤں کی تھی اور عورتیں مرد سب ہی میاں صاحب کا بہت احترام کرتے تھے ہندو عورتیں اپنے بچوں کو دم کراتی دعا کے لئے ہاتھ جوڑ کر عرض کرتی تھیں اور یہی حال ہندو مردوں کا ہوتا تھا وہ تو سب لوگ میاں صاحب کو ایک رشی تصور کرتے تھے اور جس دروازہ پر ان کا تبادلہ ہوتا وہاں کے آس پاس کے لوگ یہی سلوک کرتے اور اسی طرح میاں صاحب کی دعاؤں سے فیض پاتے۔ میاں صاحب کی بے نفسی۔ درویشی اور بزرگی کا چرچا۔ خاص و عام کی زبان پر تھا۔ محکمہ محصول کے افسران و دیگر ملازمین سب لوگ میاں صاحب کی درویشی ان کے توکل اور تقویٰ کے قائل تھے اور تمام شہر میانی کے لوگ اور موضع گھوگھیاٹ کے لوگ بلالحاظ عقیدہ آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپ کی بڑھتی ہوئی ہردلعزیزی کو دیکھ کر آپ کے ایک ہم عصر اور ہم پیشہ چونگی محرر کے دل میں بغض و کینہ کے خیالات ابھرے اور وہ سوچنے لگا کہ کوئی صورت ایسی نکالے جس سے میاں سلطان احمد صاحب کی سبکی ہو وہ اس فکر میں لگ گیا کہ کوئی محکمانہ غلطی نکالے اور میاں صاحب کو کسی مقدمہ میں پھنسا دے اور بھی کچھ لوگ اس کے ساتھ تعاون کے لئے تیار ہو گئے اور ایک جھوٹا من گھڑت محکمانہ مقدمہ یا نالش میاں سلطان احمد صاحب کے خلاف دائر کر دیا اور چونگی کے محکمہ کا بالا آفیسر جو بھلوال میں رہتا تھا اس تک رپورٹ کر دی یہ آفیسر ہندو تھا اس کو بہت کچھ بھڑکایا سب سے بڑی غلطی جس پر زیادہ زور دیا گیا یہ تھی کہ میاں سلطان احمد محکمانہ کام کم کرتا ہے اور پیری مریدی کی طرف اس کا زیادہ دھیان رہتا ہے بلکہ سرکاری کام تو ان کا صفر کے برابر ہے اور دم درود پر ہی ساری توجہ دی جا رہی ہے۔ ہندو آفیسر کچھ دنوں کے بعد محکمانہ تحقیق کے سلسلہ میں میانی آیا اور سرکاری سرائے میں ٹھہرا۔ شہر کے معزز ہندوؤں کو بھی اس نالش کا علم ہو گیا اور وہ وفد کی صورت میں اس ہندو آفیسر کے سامنے پیش ہو گئے اور سب نے یک زبان ہو کر عرضداشت پیش کی کہ میاں سلطان احمد تو بڑے ہی نیک اور بزرگ آدمی ہیں ان کا ان دنیوی باتوں سے ذرہ برابر تعلق نہیں ہے آپ ان کو کسی قسم کی سزا وغیرہ نہ دیں۔ لیکن وہ ہندو افسر بڑے غصہ کے عالم میں تھا اور اس کو میاں سلطان احمد صاحب کے خلاف اس قدر بھڑکایا گیا تھا کہ اس نے معززین شہر کی کسی بات پر کان نہ دھرا بلکہ بڑے دبدبے سے کہا کہ نہیں میں میاں سلطان احمد کو ضرور سزا دوں گا۔ میاں صاحب حسب عادت خاموش بیٹھے سب منظر دیکھ رہے تھے اور آپ کے ہونٹ بدستور حمد و ثنا باری تعالیٰ میں ہل رہے تھے۔

ہندو معززین شہر کی سفارش پر افسر نے کوئی توجہ نہ دی بلکہ کاغذ قلم دوات جو سامنے رکھی تھی اس کی طرف لپکے اور میاں سلطان احمد کے خلاف سزا لکھنے لگے کہ یکایک ناک سے نکسیر پھوٹ پڑی اور سفید کاغذ لال لال لہو سے لہولہان ہو گیا اس پر پھر معززین ہندو ایک دفعہ آئے اور کہنے لگے مہاراج اب آپ نے پرماتما کا فیصلہ دیکھ لیا ہے اب آپ میاں سلطان احمد صاحب کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں ہم تو یہی کہتے تھے کہ میاں صاحب تو ایک رشی ہیں آپ ان سے شماں مانگیں۔ ہندو آفیسر پر حقیقت کھل گئی اور اس نے میاں سلطان احمد صاحب کو بری قرار دیا اور معافی مانگی۔ اس سارے واقعہ کا چرچا سارے شہر میں ہو گیا اور میاں سلطان احمد صاحب کی بزرگی کی لوگ ہر جگہ باتیں کرنے لگ گئے ان کے معتقدین کے ایمان مزید مضبوط ہو گئے اور ان کے مخالف بہت نادم ہوئے۔

اس واقعہ کے بعد میاں سلطان احمد صاحب کا جی خود بخود ملازمت سے اکتا گیا اور انہوں چونگی محرری کو خیرباد کہہ دیا اور وہی گوشہ تنہائی اور یاد الٰہی اختیار کر لی جس کے لئے آپ مخصوص تھے اور باقی ماندہ زندگی اسی درویشی میں گذار دی ان کی حاجات دنیوی سارے گاؤں کے لوگوں کی ذمہ داری تھی اور آپ کو کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہوئی۔ بیت الذکر کی خدمت کرتے یاد خداوند میں ہی محو رہتے۔ بیت الذکر ہی ان کا ٹھکانہ اور مسکن تھا گو آپ کے رہنے کے لئے مکان موجود تھا لیکن یہ مکان بھی ایسا تھا جس میں اثاثہ دنیوی کا کوئی نشان نہ ملتا تھا۔ دو ایک چارپائیوں مٹی کے گھڑے اور پیالے کے علاوہ اس مکان کی کوئی اور زینت نہ تھی۔

عاجز راقم نے جب ہوش سنبھالا تو میاں صاحب ادھیڑ عمر کو پہنچ چکے تھے آپ میرے دادا احمد صاحب کے ہم مکتب اور ہم درس تھے۔ میں ملازمت کے سلسلہ میں جب بھی عیدین کے موقع پر گھر یعنی گاؤں جاتا تو میاں صاحب کو بیت الذکر میں نذرانہ کے طور پر کچھ نقدی پیش کرتا۔ لیکن یہ کبھی بھی نہ ہوا کہ انہوں نے وہ نقدی اپنی جیب میں ڈالی ہو۔ وہ سیکرٹری مال کے پاس جاتے اور اپنے نام کی رسید کا چندہ کٹوا لیتے۔ خدا کے لوگ دنیوی مال و دولت سے بے نیاز ہوتے ہیں یہ بے نیازی میاں صاحب کا عظیم ورثہ تھی۔ جلسہ سالانہ میں موضع گھوگھیاٹ کی جماعت قادیان آپ کے بڑے بھائی بابو فخرالدین صاحب کے مکان واقع دارالفضل میں مہمان ہوتی۔ اور میاں سلطان احمد صاحب وہاں لنگر سے کھانا لانے اور کھلانے کی اہم ڈیوٹی سرانجام دیتے آپ پنجابی زبان کے فی البدیہ شاعر بھی تھے لنگر سے روٹیاں لاتے اور پنجابی زبان کے شعر، جو ان کے اپنے ہی ہوتے تھے پڑھتے رہتے خاص طور پر مجھے جو ان کا ایک شعر یاد ہے وہ لکھتا ہوں آپ کہتے تھے۔

محمود دا لنگر جاری اے
پئی کھاندی خلقت ساری اے

وجد آفرین محبت و اخلاص سے بھرپور شعر کہتے رہتے ایک درویش صفت۔ بے نفس انسان تھے۔ آپ کا لباس سادہ اور دیہاتی وضع قطع کا ہوتا تھا۔ تہ بند۔ کرتہ اور بڑی پگڑی بغیر کلاہ کے سردیوں میں لوئی یا کمبل اوڑھتے

تقسیم ملک تک آپ صحت مند رہے اس کے بعد عمر کا تقاضہ شروع ہوا اور آپ کو جسمانی کمزوری کا عارضہ لاحق ہوا۔ کوئی لمبی بیماری نہ ہوئی۔ کہ اچانک آواز اٹھی کہ میاں سلطان احمد صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ غالباً

باقی صفحہ ۷ پر

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

تربیت اولاد

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تربیت اولاد کے سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں:۔

دوسرا اصل جذبہ شکر

صحیح تربیت کے لئے دوسرا امر اللہ تعالیٰ کے شکر کا ہے اس زندگی میں انسان پر مختلف دور آتے ہیں کبھی فراخی کا زمانہ ہوتا ہے کبھی تنگی کا۔ کبھی صحت کبھی بیماری۔ کبھی عزت و احترام کا مقام حاصل ہوتا ہے اور کبھی گمنامی کا۔ کبھی کوئی رتبہ اور عہدہ حاصل ہوتا ہے اور کبھی اس سے لوٹایا بھی جاتا ہے۔ کبھی انسان امتحان کے لئے کسی آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ گو اللہ کے بعض بندے ایسے بھی نظر آتے ہیں۔ جو کبھی کسی امتحان یا آزمائش میں ڈالے نہیں جاتے۔ اور ہمیشہ طمانیت کی زندگی بسر کرتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی دین ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کی مرضی اور منشاء میں کسی کا دخل نہیں۔ سو ہر حالت عسر و یسر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہی موحّد کا اصل مقام ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو انسان توحید کے مقام پر ہے وہ ناشکرا ہو ہی نہیں سکتا۔ میرے ذاتی مشاہدے میں اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی آئے ہیں جو دنیوی مال و اسباب سے اس حد تک بے نیاز تھے کہ ان کی باتیں سن کر آنکھیں ان کے عزت و احترام میں جھک جاتی تھیں۔ ایک مرتبہ ایک کسان دوست سے میں نے پوچھا کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو مجھے فرمائیں میں حاضر ہوں ان کا جواب تھا کہ کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہے دو وقت کی روٹی میسر ہے لیٹنے کے لئے چارپائی ہے۔ موسم کے لحاظ سے تن ڈھانپنے کے لئے لباس ہے۔ اور مجھے کچھ نہیں چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں حکمت کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب انسان کسی اعلیٰ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ مغرور ہو جاتا ہے۔ حالانکہ وہ اس عرصے میں بہت کچھ نیک کام کر سکتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں۔ اور اگر تم کفر کرو تو پھر میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ یعنی انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے۔ اور انسانوں کی بہتری کا خیال رکھے۔ اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور الٹا ظلم شروع کر دے تو پھر خدا تعالیٰ اس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے۔ اور عذاب کرتا ہے لوگوں کو چاہئے کہ ایسے کاموں میں لوگوں کی بھلائی کا خیال رکھیں۔ اور ان باتوں کو بھولیں نہیں۔ جن سے اہل ملک کا فائدہ ہو۔ اور ایسا نہ ہو کہ بڑا عہدہ پا کر انسان خدا کو بھول جائے۔ اور اس کا دماغ آسمان پر چڑھ جائے۔ بلکہ چاہئے کہ نرمی اور پیار سے کام کیا جائے۔ اور چاہئے کہ جو شخص کسی ذمہ داری کے عہدے پر مقرر ہو تو وہ لوگوں سے خواہ امیر ہوں یا غریب نرمی اور اخلاق سے پیش آئے۔ کیونکہ اس میں نہ صرف ان لوگوں کی بہتری ہے بلکہ خود اس کی بھی بہتری ہے۔

(ملفوظات جلد دہم ص ۲۳۹)

تربیت کا تیسرا گُر اطاعت والدین

تربیت کا تیسرا گر والدین کی خدمت اور ان کی عزت اور احترام ہے قرآن کریم کی اس آیت کے الفاظ کہ (ــــ) "میرا شکر ادا کرو اور اپنے والدین کا" بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ کیونکہ ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے شکر کے ساتھ والدین کے شکر کو بریکٹ کر دیا ہے۔ یہ اس لئے کہ والدین اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے مظہر ہوتے ہیں۔ وہ اولاد کی پرورش کسی بدلہ یا معاوضہ کے لئے نہیں کرتے۔ بلکہ اولاد کے لئے ان کا رحم اور لطف و احسان ایک طبعی جوش کے ماتحت ہوتا ہے۔ پس جو اولاد ماں باپ کی مشکور نہیں اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری ان کا طریق نہیں وہ اللہ تعالیٰ کے شکر گذار بندے بھی نہیں بن سکتے۔ آپ اگر اپنے گرد و نواح میں نظر دوڑائیں تو خود معلوم کر لیں گے کہ ناخلف اولاد جو اپنے ماں باپ کا مناسب عزت و احترام نہیں کرتی خوش بختی اور تسکین کی زندگی سے محروم ہے۔ ماں باپ کے عزت و احترام کی ضرورت اور اس کے نیک نتائج کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

نومبر ۱۹۰۲ء میں بٹالہ کے سفر کے دوران حضرت صاحب شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی سے ان کے والد کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ اس موقعہ پر حضرت صاحب نے انہیں نصیحت فرمائی واضح رہے کہ بھائی صاحب کے والد غیر مسلم تھے۔ ان کے بارہ میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

ان کے حق میں دعا کیا کرو۔ ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہئے اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر حق کی صداقت کا قائل کرو۔ اخلاقی نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کر سکتے۔ سچے دین حق کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر ہو جاتا ہے۔ اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے۔ دین حق والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔ دنیوی امور میں جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا ان کی ہر طرح فرمانبرداری کرنی چاہئے دل و جان سے ان کی خدمت بجا لاؤ۔

(ملفوظات جلد ۴ ص ۱۷۵)

(۲) پہلی حالت انسان کی نیک بختی کی ہے کہ والدہ کی عزت کرے۔ اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ ﷺ یمن کی طرف منہ کر کے کہا کرتے تھے کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے۔ اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آسکتا بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ موجود ہیں مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے صرف اپنی والدہ کی خدمت گذاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی وصیت فرمائی یا اویسؓ کو یا مسیح کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کو گئے تو اویسؒ نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔ ایک تو یہ لوگ جنہوں نے والدہ کی خدمت میں اس قدر سعی کی اور پھر یہ قبولیت اور عزت پائی۔ ایک وہ ہیں جو پیسہ پیسہ کے لئے مقدمات کرتے ہیں اور والدہ کا نام ایسی بُری طرح لیتے ہیں کہ رذیل قومیں بھی کم لیتی ہوں گی۔ ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ.......

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک بختی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا اور رسول ﷺ کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ بہتری اسی میں ہے ورنہ اختیار ہے۔ ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔" (ملفوظات جلد اول ص ۲۹۵ ص ۲۹۸)

پروفیسر صوفی بشارت الرحمان۔ ایم اے

مسئلہ تقدیر

پروفیسر بشارت الرحمان ایم۔ اے اپنی ننھی منی کتاب مسئلہ تقدیر میں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب و وجوہات اور قوانین کے عمل یا رد عمل سے پیدا ہونے والے نتیجہ کو ہی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ازلی علم اس رونما ہونے والے واقعہ کے تابع ہے کیونکہ بعض وجوہات اور اسباب کی بناء پر ایسا واقعہ ہونا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا علم ازلی بھی اسی کے مطابق تھا۔

اگر یہ وجوہات و اسباب پیدا نہ ہوتے تو یہ نتیجہ رونما نہ ہوتا۔ اور اس صورت میں اللہ تعالیٰ کا علم ازلی بھی اس کے مطابق ہی ہوتا ہے۔ کہ "یہ نتیجہ رونما نہیں ہوگا" اس کی ایک مثال اس طرح دی جاسکتی ہے کہ ایک پہاڑی کی چوٹی کی طرف دو بالمقابل اطراف سے سڑکیں آرہی ہیں چوٹی پر کھڑا ایک شخص دیکھ رہا ہے۔ کہ تیز رفتار کار چوٹی کی شرقی جانب سے فراٹے بھرتی ہوئی آرہی ہے۔ اور دوسری کار غربی جانب سے پہلی تیز رفتار کار سے بھی بڑھ کر تیز رفتاری سے آرہی ہے۔ تو چوٹی پر کھڑا شخص اپنے ایک ساتھی کو کہتا ہے۔ کہ ابھی دو منٹ کے بعد چوٹی پر نیچے سے آنے والی کاروں کی بڑے دھماکہ سے ٹکر ہوگی پھر اس کا ساتھی کیا دیکھتا ہے۔ کہ آمنے سامنے سے دونوں کاریں چوٹی پہ نمودار ہوئیں اور باہم ٹکرا گئیں اب یہ ٹکر اس وجہ سے نہیں ہوئی کہ چوٹی پر کھڑے ہونے والے شخص نے علمی اندازہ سے ایسا یقین کر لیا تھا۔ اور اپنے ساتھی کو بتا دیا تھا۔ کہ دو کاروں کی ٹکر ہونے والی ہے۔ کیونکہ بعض وجوہات کی وجہ سے اس ٹکر نے بہرحال معرض ظہور میں آنا تھا اس لئے چوٹی پر کھڑے آدمی نے دونوں کاروں کی برق رفتاری کو دیکھتے ہوئے یہ اندازہ لگایا تھا کہ ٹکر ہوگی گویا اس شخص کا علم ہونے والی ٹکر کے تابع تھا۔ ٹکر اس لئے نہیں ہوئی تھی کہ اس شخص کو پہلے سے علم ہو چکا تھا۔ یہی حال تمام واقعات کا ہے۔ قَدَّرَ یُقَدِّرُ تقدیرا" یہ عربی زبان کے الفاظ ہیں قَدَّرَ کے معنی ہیں اس نے اندازہ کیا کسی حساب کی رو سے کسی چیز کے بارے میں تخمینہ لگایا لفظ تقدیر عربی زبان میں اسم مصدر ہے۔ جو اسم مفعول کے معنی میں بھی آسکتا ہے پس تقدیر معنی ہوئے۔

"یہ نتیجہ جو اسباب اور حالات کی روشنی میں واضح نظر آتا ہو۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ (Calculated Result) کے الفاظ سے کیا جاسکتا ہے۔ ہم اسکول کے زمانے میں پانچویں یا چھٹی جماعت میں حساب میں کسور ملتف کے سوالات حل کیا کرتے تھے۔ کتاب

باقی صفحہ ۴ پر

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، ایم۔ اے

ہر ناپسندیدہ بات کو دیکھ کر اصلاح کی کوشش کرو

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص کوئی خلاف اخلاق یا خلاف دین بات دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس بات کو اپنے ہاتھ سے بدل دے لیکن اگر اسے یہ طاقت حاصل نہ ہو تو اپنی زبان سے اس کے متعلق اصلاح کی کوشش کرے اور اگر اسے یہ طاقت بھی نہ ہو تو کم از کم اپنے دل میں اسے برا سمجھ کر (دعا کے ذریعہ) بہتری کی کوشش کرے اور آپ فرماتے تھے کہ یہ سب سے کمزور قسم کا ایمان ہے۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ بہت سی دینی اور اخلاقی بدیاں اس لئے پھیلتی ہیں کہ لوگ انہیں دیکھ کر خاموشی اختیار کرتے ہیں اور ان کی اصلاح کے لئے کوئی قولی یا عملی قدم نہیں اٹھاتے۔ اس طرح نہ صرف بدی کا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے کیونکہ ایک شخص کے برے نمونہ سے بیسیوں مزید آدمی خراب ہوتے ہیں۔ بلکہ لوگوں کے دلوں میں سے بدی کا رعب بھی کم ہونے لگتا ہے۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ قانونی طریق کے علاوہ سوسائٹی میں سے بدی کو مٹانے کے دو ہی بڑے ذریعہ ہیں۔ ایک ذریعہ بزرگوں اور نیک لوگوں کی نگرانی اور نصیحت ہے جو بے شمار کمزور طبیعتوں کو سنبھالنے کا موجب ہو جاتی ہے اور دوسرا ذریعہ بدی کا وہ رعب اور ڈر ہے۔ جو سوسائٹی کی رائے عامہ کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ بھی لاتعداد لوگوں کو بدی کے ارتکاب سے روک دیتا ہے مثلاً ایک بچہ بد صحبت میں مبتلا ہو کر خراب ہونے لگتا ہے مگر اس کے والد یا والدہ یا کسی اور نیک بزرگ کی بروقت نگرانی اور نصیحت اسے گرتے گرتے سنبھال لیتی ہے یا ایک شخص اپنے اندر ایک خاص قسم کی بدی کی طرف میلان پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ مگر اسے سوسائٹی کا رعب اور بدنامی کا ڈر اس میلان سے روک کر پھسلنے سے بچا لیتا ہے۔ اسی طرح اگر عملی نگرانی یا قولی نصیحت نہ بھی ہو تو نیک لوگوں کی خاموش دعائیں بھی خاندانوں اور قوموں کی اصلاح میں بڑا کام کرتی ہیں۔ پس اس حدیث میں آنحضرت ﷺ ان تینوں قسموں کے موجبات اصلاح کو حرکت میں لا کر مسلمانوں میں بدی کا رستہ بند کرنا اور نیکی کا رستہ کھولنا چاہتے ہیں۔ دنیا میں اکثر لوگ ایسے سست اور غافل اور بے پرواہ ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھوں کے سامنے ان کا کوئی عزیز یا دوست یا ہمسایہ برملا طور پر ایک خلافِ اخلاق یا خلافِ دین حرکت کرتا ہے مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے اور یہ خیال کر کے کہ ہم کسی عزیز یا دوست کا دل میلا کیوں کریں یا ہم کسی سے جھگڑا مول کیوں لیں یا ہمیں دوسروں کے ذاتی اخلاق سے کیا سروکار ہے۔ بالکل بے حرکت بیٹھے رہتے ہیں اور بدی ان کی آنکھوں کے سامنے جڑ پکڑتی اور پودے سے پیڑ اور پیڑ سے درخت بنتی چلی جاتی ہے مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ جو آگ آج ان کے ہمسایہ کے گھر میں لگی ہے کل کو وہی وسیع ہو کر ان کے اپنے گھر کو بھی تباہ کر دے گی۔

الغرض حضرت نبی کریم ﷺ نے کمال حکمت اور دور اندیشی سے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے ارد گرد بدی اور گناہ کی آگ دیکھ کر تماشہ بین بن کر نہ بیٹھے رہو۔ بلکہ اولاً اپنے ہمسایہ کے گھر کو اور پھر خود اپنے گھر کو بھی اس آگ کی تباہی سے بچاؤ اور آپ نے تبلیغی اور تربیتی جدوجہد کو تین درجوں میں منقسم فرمایا ہے اول یہ کہ انسان کو اگر طاقت ہو تو بدی کو اپنے ہاتھ سے روک دے۔ دوسرے یہ کہ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو تو زبان کے ذریعہ نصیحت کر کے روکنے کی کوشش کرے اور تیسرے یہ کہ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر دل کے ذریعہ سے روکے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اس جگہ ہاتھ سے روکنے سے غیر اور لاتعلق لوگوں کے خلاف تلوار چلانا یا جبر کرنا مراد نہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس پوزیشن میں ہو کہ وہ کسی بدی کو اپنے ہاتھ کے زور سے بدل سکے تو اس کا فرض ہے کہ ایسا کرے مثلاً اگر ایک باپ اپنے بچے کو کسی غلط رستہ پر پڑتا دیکھے یا ایک افسر اپنے ماتحت کو یا آقا اپنے نوکر کو بدی کے رستہ پر گامزن پائے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے جائز اقتدار کے ذریعہ اس بدی کا سدباب کرے اور زبان سے روکنے سے نصیحت کرنا یا حسب ضرورت مناسب تنبیہہ کے ذریعہ روکنا مراد ہے اور دل کے ذریعہ اصلاح کرنے سے محض خاموش رہ کر دل میں برا ماننا مراد نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے "دل کے ذریعہ بدلنے یا روکنے" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اور یہ غرض ہرگز محض دل میں برا ماننے کے ذریعہ پوری نہیں ہو سکتی۔ پس دل کے ذریعہ روکنے سے مراد دل کی دعا ہے جو اصلاح کا ایک تجربہ شدہ ذریعہ ہے اور آنحضرت ﷺ کا منشاء یہ ہے کہ اگر ایک انسان کسی بدی کو نہ تو ہاتھ سے روک سکے اور نہ ہی زبان سے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ کم از کم دل کی دعا کے ذریعہ ہی اصلاح کی کوشش کرے اور یہ جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ دل کے ذریعہ روکنے کی کوشش کرنا سب سے کمزور قسم کا ایمان ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ محض دل کی دعا پر اکتفا کرنا بہت کمزور قسم کی چیز ہے۔ اصل مجاہد انسان وہی سمجھا جا سکتا ہے جو دل کی دعا کے ساتھ ساتھ خدا کی پیدا کردہ ظاہری تدابیر بھی اختیار کرتا ہے۔ جو شخص محض دعا پر اکتفا کرتا ہے اور بدی کو روکنے کے لئے کوئی ظاہری تدبیر عمل میں نہیں لاتا۔ وہ دراصل اصلاح نفس کے فلسفہ کو بہت کم سمجھا ہے۔ دعا میں بے شک بڑی طاقت ہے لیکن زیادہ مؤثر دعا وہ ہے جس کے ساتھ ظاہری تدبیر بھی شامل ہو تاکہ انسان نہ صرف اپنے قول سے بلکہ اپنے عمل کے ذریعہ بھی خدا کے فضل کا جاذب بن سکے۔

پس تمام سچے احمدیوں کو چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کے اس مبارک ارشاد پر عمل کریں۔ یعنی اگر ان کے سامنے کوئی ایسا شخص بدی کا مرتکب ہو جو ان کا کوئی عزیز یا دوست یا ماتحت ہے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دیں اور اگر کوئی ایسا شخص بدی کا مرتکب ہونے لگے جسے ہاتھ سے روکنا ان کے اختیار میں نہیں بلکہ ہاتھ کے ذریعہ روکنا فتنہ کا موجب ہو سکتا ہے تو اسے زبان کی نصیحت سے روکنے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر اپنی کمزوری یا فتنہ کے خوف کی وجہ سے انہیں ان دونوں باتوں کی طاقت نہ ہو تو پھر کم از کم اس بدی کے استیصال کے لئے دل میں ہی سچی تڑپ کے ساتھ دعا کریں۔ افراد اور خاندانوں اور قوموں کی اصلاح کے لئے یہ تدبیر اتنی مفید اور اتنی مؤثر اور اتنی بابرکت ہے کہ اگر ہم اس پر عمل کریں تو ایک بہت قلیل عرصہ میں ملک کی کایا پلٹ سکتی ہے لیکن بدی کے نظاروں کو تماشے کے رنگ میں دیکھنے والا انسان ہرگز سچا احمدی نہیں سمجھا سکتا۔

بقیہ صفحہ ۵

کا سارا صفحہ مختلف ہندسوں رقوم، ضربوں، تقسیموں، جمع اور تفریق کے نشانات، خطوط وحدانی یعنی بریکٹوں اور "کے" "کا" وغیرہ علم حساب کی علامات سے بھرا ہوتا تھا سارے صفحے پر پھیلے ہوئے اس سوال یا پورے ایک صفحے پر پھیلی ہوئی۔ ان رقوم پر آپس میں ضرب۔ تقسیم اور جمع تفریق کا عمل کرنے کے بعد آخری جواب صفر یا ایک ہوتا تھا۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ آخری نتیجہ صفر یا ایک ان تمام رقوم اور علامات کے باہم عمل اور رد عمل کا جواب ہے۔

پورے صفحے پر پھیلے ہوئے اس سوال میں جس کا جواب صفر ہوتا تھا۔ اگر ہم صرف ایک علامت یا صرف ایک رقم بدل دیں تو لازمی طور جواب بھی بدل جائے گا۔ بلکہ کسی رقم میں سے صرف ایک ہندسہ بھی کم و بیش کر دیں تب بھی جواب بدل جائے گا۔ بالکل یہی حال اللہ تعالیٰ کے مختلف قوانین کے تحت ہونے والے واقعات اور ان کے رد عمل کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار جاری کردہ قوانین قدرت قوانین شریعت پھر دعاؤں کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اور جاری ہونے والے خاص احکام خداوندی یا خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والے بعض اموز ان سب کے باہم عمل یا رد عمل کے نتیجہ میں جو آخری جواب اور نتیجہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہمارے سامنے آتا ہے۔ اسے تقدیر کہتے ہیں۔ یعنی مختلف قسم کی Calculation کے نتیجہ میں آخری Calaculated result کو تقدیر کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے اذن سے ظاہر ہوتی ہے۔ علم حساب کی کسور ملتف میں جس طرح صرف ایک رقم یا ایک ہندسہ یا حسابی علامات (جمع، تفریق، تقسیم اور ضرب کی علامات) میں سے صرف علامت بھی اگر سوال میں سے کم و بیش ہو جائے۔ تو آخری جواب بدل جائے گا۔ یہی حال تقدیر یا آخر میں نکلنے والے اس نتیجہ یا جواب کا ہے۔ جو مختلف قوانین خداوندی اسباب اور وجوہات کے عمل یا رد عمل سے معرض ظہور میں آتا ہے۔ اگر ایک چھوٹا سا سبب بھی بدل جائے تو آخری نتیجہ یا تقدیر الٰہی میں بھی کچھ تبدیلی ہو جائے گی۔

> "اگر آپ غریب لوگوں کے گھروں میں جائیں گے اور ان کے حالات دیکھیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بعض لوگ ایسی لذتیں پائیں گے کہ ساری زندگی کی لذتیں ان کو اس لذت کے مقابل پر ہیچ نظر آئیں گی"۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

بین الممالکی حالات۔ واقعات۔ شخصیات

بطروس غالی / روانڈا

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے کہا ہے کہ روانڈا میں مزید ساڑھے پانچ ہزار اقوام متحدہ کے فوجی بھیجے جائیں تاکہ ملک میں اس نسل کشی اور قتل عام کو روکا جاسکے جس کے نتیجے میں ایک ماہ میں ۲ لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان فوجیوں کی تعیناتی ایک ماہ کے عرصے میں کی جائے گی اور ان کو یہ اختیار دیا جائے گا کہ اگر ان پر حملہ کیا جائے تو وہ طاقت استعمال کر سکیں گے۔ یہ بات اس رپورٹ میں کہی گئی ہے جو سیکرٹری جنرل نے سلامتی کونسل میں پیش کی ہے۔ یہ رپورٹ اقوام متحدہ کے امن قائم کرنے والے مشن کے افسران نے نیویارک میں تیار کی ہے۔ اس میں روانڈا کے بحران کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ ملک میں قتل عام کے نتیجے میں ایک لاکھ بیس ہزار افراد ہمسایہ ملک میں جا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید ۳ لاکھ افراد دیگر ممالک میں جا رہے ہیں۔ ان افراد کو ملک میں واپس لانے کے لئے سب سے پہلے قدم کے طور پر ملک میں امن و امان کی فضا قائم کرنی ہو گی۔ سلامتی کونسل نے گذشتہ ہفتے روانڈا میں اقوام متحدہ کی امن فوج کی تعداد کم کر کے صرف ۳۰۰۔ تک محدود کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کے بعد سے ملک میں نسلی جھگڑے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

اقوام متحدہ کا ایک غانین جو اس وقت ہلاک ہو گیا جب وہ کیگالی سٹیڈیم میں قتل و غارت سے بچنے کے لئے آئے ہوئے پناہ گزین کی حفاظت کر رہا تھا اس کو مارٹر کا ایک گولہ لگا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ یہاں تین ہزار افراد نے پناہ لی ہوئی تھی۔

الجزائر کی صورت حال

مغربی ممالک کے سفارت کاروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ جہاں الجزائر تیزی سے انتشار اور خانہ جنگی کی طرف بڑھ رہا ہے وہاں اس کا ہمسایہ ملک مراکش اسلامی انتہاپسندوں کی کارروائیوں کے خلاف ایک موثر دیوار ثابت ہو رہا ہے۔ مراکش کے شاہ حسن ثانی نے آزاد مارکیٹ کے قیام کے لئے جو اصلاحات کی ہیں ان کو تعریفی نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ مشرق وسطی میں امن کے قیام اور ملک میں جمہوری اداروں کو مضبوط بنانے پر ان کے اقدامات بھی لائق تحسین ہیں۔

شاہ حسن چاہتے ہیں کہ وہ ملک کو عرب اور اسلامی تشخص قائم رکھتے ہوئے ایک جدید قوم بنا دیں۔ دو کروڑ ساٹھ لاکھ افراد پر مشتمل ان کا ملک اس وقت ترقی کے اعتبار سے تیسری دنیا میں ایک مثال کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ ملک میں شرح آبادی پر قابو نہیں پایا جاسکا اور ہمسایہ ممالک میں بدامنی ہے۔

مراکش کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ وہ امریکہ اور یورپی ممالک کے ایک قابل اعتماد فوجی ساتھی کا کردار اختیار کر رہا ہے اور منشیات پر قابو پانے' امیگریشن اور دہشت گردی کے معاملات میں اس کی کارکردگی قابل ستائش ہے۔ ان اقدامات سے یہ ملک روایتی تنہائی سے نکل رہا ہے۔

شاہ کے چیف اکنامک ایڈوائزر نے کہا ہے کہ یہ کوئی اتفاق کی بات نہیں ہے کہ ان کے ملک کو تاریخ کے اس انتہائی اہم معاہدے پر دستخط کرنے کی جگہ بنایا گیا جو امیر اور غریب ممالک کے درمیان طے پایا تھا۔ گذشتہ ماہ اس ملک میں ۱۲۰ ممالک کے نمائندگان نے جمع ہو کر اس تاریخی تجارتی سمجھوتے پر دستخط کئے۔ انہوں نے کہا کہ مراکش مغربی اور اسلامی ممالک میں ایک قدرتی پل کی حیثیت رکھتا ہے یہ تعلق آنے والے وقتوں میں بہت اہمیت کا حامل ثابت ہو گا۔

مغربی ممالک کو یہ خوف ہے کہ مصر۔ الجزائر اور تیونس میں جو سیاسی کشمکش جاری ہے وہ کہیں ان ممالک میں مغربی ممالک کی دشمن حکومتوں کو برسراقتدار لانے کا موجب نہ بن جائے۔ ان تینوں ممالک کو اسلامی بنیاد پرستوں کے سخت چیلنجوں کا سامنا ہے۔

الجزائر کی صورت حال جس طرح دن بدن بگڑ رہی ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے فرانسیسی وزیر اعظم نے کہا کہ اس ملک میں اسلام پرستوں کے برسراقتدار آنے کا خدشہ اور اس کے نتیجے میں شمالی افریقہ کے ممالک کے انتشار کے شکار ہو جانے کا خطرہ ایسے مسائل ہیں جو ان کے ملک کی خارجہ پالیسی کے سب سے مشکل اور نازک مسائل ہیں۔

الجزائر کے سابق نو آبادیاتی طاقت ہونے کی وجہ سے اور ایک لاکھ الجزائریوں کی طرف سے فرانس کی شہریت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے فرانس کو یہ خطرہ ہے کہ کہیں الجزائر سے مہاجرین کی بہت بڑی تعداد فرانس کا رخ نہ کر لے۔ جبکہ فرانس میں پہلے ہی بے روزگاری اور امیگریشن کے مسائل دھماکہ خیز مقام تک جا پہنچے ہیں۔

اس وقت دو سے تین ہزار الجزائری ہر ماہ فرانس پہنچ رہے ہیں۔ یہ لوگ الجزائر میں اسلام پرستوں کی سرکاری فوجوں کی جنگ سے ڈر کر بھاگے ہیں۔ ان تصادموں میں گذشتہ دو سال کے عرصے میں ۴۔ ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

فرانسیسیوں کے برعکس امریکیوں کو یہ امید ہے کہ مراکش میں سماجی' مذہبی اور مغرب دشمن عناصر سر نہیں اٹھائیں گے۔

اگرچہ شاہ حسن اپنے ۳۲ سالہ دور اقتدار میں دو شدید ترین قاتلانہ حملوں سے بال بال بچے ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ ان کا حضرت نبی کریم ﷺ کے خاندان میں سے ہونا' اور ان کے ملک میں تین سو سال سے شہنشاہت کا برقرار رہنا ایسی بات ہے جو ان کے ساتھی عرب ملکوں کو حاصل نہیں ہے۔

پچھلے دس سال میں مراکش میں سخت قسم کی اقتصادی اصلاحات نافذ کی گئیں جن کے پھل اب حاصل ہو رہے ہیں۔ اگرچہ بے روزگاری کی شرح اب بھی خطرناک طور پر زیادہ ہے تاہم ملک کے قرضوں' اور افراط زر کی شرح میں کمی ہو رہی ہے۔ اور ایک نئی مڈل کلاس پیدا ہو رہی ہے جو امیر و غریب کے درمیان فرق کو کم کر سکے گی۔ ملک میں ایک لمبا قحط سالی کا دور حال ہی میں ختم ہوا ہے۔ ملک میں سرمایہ کاری بھی ہو رہی ہے۔ جس میں سے ۴ کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری ہنگیرین نژاد امریکن ارب پتی جارج سد رونے کی ہے۔

نئے تعلقات

مراکش نے فرانس سے اپنے تعلقات برقرار رکھتے ہوئے اور نئے تجارتی مراسم سپین سے بھی قائم کئے ہیں اور امریکہ سے زیادہ مضبوط فوجی تعلقات بھی قائم کر لئے ہیں۔

چین اور برطانیہ / ہانگ کانگ

برطانیہ اور چین کے درمیان ہانگ کانگ میں موجود فوجی زمین کے بارے میں کوئی سمجھوتہ لندن میں طے نہ پاسکا۔ لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ دونوں نے اپنے مذاکرات جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں اطراف نے جلد از جلد کسی سمجھوتے پر پہنچنے کے عزم کا اظہار کیا ہے۔ برطانیہ کے مذاکراتی وفد کے قائد مسٹر ایلن پاؤل نے کہا کہ ہم نے اپنا کام مکمل نہیں۔ اس لئے ہم نے اپنا کام جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ برطانیہ اور چین کے درمیان یہ مذاکرات کا ۱۵ واں راؤنڈ ہے۔ مذاکرات میں اس زمین کے مستقبل پر بات ہو رہی تھی جو اس وقت برطانوی فوج کے زیر قبضہ ہے۔ یہ بڑی قیمتی زمینیں ہیں۔ ۱۹۹۷ء میں ہانگ کانگ کو چین کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اس سے پہلے یہ دستور تھا کہ مذاکرات کے اختتام پر گفتگو اگلے دن تک جاری رکھنے کی بجائے آئندہ مذاکرات کی جگہ اور وقت کا یقین کر لیا جاتا تھا۔ اب یہ قیاس آرائیاں زور پکڑ رہی ہیں کہ دونوں ملک کسی سمجھوتے پر پہنچنے والے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۱

بھی آپ فرماتے رہے۔ تو بڑائی اور عزت' شہرت اور رتبہ خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ خدا کی رحمتوں سے ایک رحمت ہے۔ خدا تعالیٰ کے احسانوں میں ایک احسان ہے۔

(از خطبہ ۶۔ ستمبر ۱۹۱۹ء)

بقیہ صفحہ ۶

۱۹۴۸ء میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور موضع گھوگھیاٹ کے مشرقی قبرستان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ اپنے والدین اور بھائی میاں عبدالخالق کے ساتھ ہی آپ کی قبر بھی موجود ہے اور اسی طرح ایک فرشتہ سیرت انسان اس جہان فانی سے عالم بقا کو رخصت ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔ اور آپ جیسا اعتقاد۔ ایمان و ایقان۔ آپ جیسی بے نفسی ہم سب کا حصہ ہو۔

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

ھو الشافی
پینز کیوریٹو سمیل
Pains Curative Smell
سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے دردوں کے فوری علاج کیلئے حسب ضرورت سونگھیں۔
(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل Digest Curative Smell اور درد دل کیلئے ہارٹ کیوریٹو سمیل Heart Curative Smell زیادہ مفید ہیں۔)
قیمت فی سمیل 20.00 روپے، روزمرہ کی سات کیوریٹو سمیلز خوبصورت پرس میں 150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی :- فی سمیل :- پانچ ڈالر $5
مکمل پرس چالیس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے علیحدہ ریٹ)
موجد:- ہومیوپیتھک ڈاکٹر واجد نذیر احمد ظفر
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون:- سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 60

خبریں

ربوہ : 25- مئی-1994ء
آج گرمی قدرے کم ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 18 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے نیپالی اخبارات کو انٹرویو دیتے ہوئے دو ٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ پاکستان اپنے پر امن ایٹمی پروگرام کے بارے میں یک طرفہ شرائط قبول نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ خطے کی سلامتی میں چین کا استحکام اہم عنصر ہے۔ علاقائی امن کے لئے بھارت سے اس کے تعلقات معمول پر آنا ضروری تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے متعلق سوچ میں تبدیلی کے باوجود امریکہ بھارت کے قریب نہیں ہو رہا۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کا نیپال کے تین روزہ سرکاری دورے پر کھٹمنڈو پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ ہوائی اڈے پر نیپال کے وزیر اعظم گریجا پرشاد کوئرالا نے ان کا استقبال کیا۔ وزیر اعظم کو ۱۹ توپوں کی سلامی دی گئی۔ ہوائی اڈے سے ہوٹل تک ۱۲ کلومیٹر کے طویل راستے کے دونوں طرف کھڑے لوگوں نے انہیں خوش آمدید کہا۔ آصف زرداری ایم۔ این۔ اے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان سردار ذوالفقار علی مگسی' وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی' وفاقی وزیر برائے بجلی و پانی غلام مصطفیٰ کھر اور حسین حقانی بھی نیپال کے دورے میں وزیر اعظم کے ساتھ ہیں۔

○ پاک امریکہ مذاکرات کے نئے دور میں جو واشنگٹن میں ہو رہا ہے ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ اور ایف ۱۶۔ طیاروں کی فراہمی کے معاملات پر الگ الگ غور ہو گا۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کا اصولی موقف تسلیم کر لیا ہے کہ ان دونوں معاملوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ امریکہ کی طرف سے پاکستان کو آگاہ کیا جائے گا کہ ایٹمی پروگرام کیپ کرنے سے کیا مراد ہے۔ اور پاکستان کو تفصیلی تجاویز کا پیکیج دیا جائے گا۔

○ پیر کے روز منیٰ کے مقام پر شیطان کو کنکریاں مارنے کے دوران بھگدڑ مچ جانے سے ۲۵۰ حاجی جاں بحق ہو گئے۔ ان میں ترکی کے ۱۸۲۔ باشندے اور باقی افراد میں سے بیشتر کا تعلق لبنان سے ہے۔ جبکہ ریڈیو پاکستان نے یہ بتایا ہے کہ زیادہ تر جاں بحق ہونے والوں کا تعلق انڈونیشیا سے ہے۔ ریڈیو رپورٹ کے مطابق سعودی عرب میں حج بیت اللہ کے دوران دل کی بیماریوں' بڑھاپے' اور منیٰ کے مقام پر بھگدڑ مچ جانے کے باعث کل ۸۲۹ حاجی جان بحق ہوئے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے لاڑکانہ میں ہاریوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بے نظیر بھٹو خود اپنے اقتدار کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ اس لئے ہمیں عوام کو کال دینے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ محبت وطن عناصر زیادہ عرصہ تک مہنگائی' امن و امان اور حکومت کے ملکی سالمیت و تحفظ کے خلاف اقدامات برداشت نہیں کریں گے۔

○ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی بڑی تعداد نے عید کے روز ایوان صدر میں قائم مقام صدر وسیم سجاد سے ملاقات کی۔ اور انہیں عید کی مبارکباد پیش کی۔ قائم مقام صدر سے ملاقاتیں کرنے والے عام شہریوں نے کمر توڑ مہنگائی کی شکایت کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان سیاسی مفاہمت ہونی چاہئے۔ تاکہ عام لوگوں کے مسائل پر توجہ دی جا سکے۔ علاوہ ازیں جائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین جنرل شمیم عالم خاں' پاک فوج کے قائم مقام سربراہ جنرل خالد لطیف اور اسلام آباد میں متعین اسلامی ملکوں کے سفیروں نے بھی قائم مقام صدر سے ملاقات کی اور انہیں عید کی مبارکباد دی۔

○ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پریسلر ترمیم سے پیدا ہونے والا مسئلہ صرف عدم امتیاز اور مساوات کے اصولوں پر عمل کر کے ہی طے کیا جا سکتا ہے۔ بی بی سی کے مطابق ان خیالات کا اظہار صدر فاروق لغاری نے امریکی وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر سے ملاقات سے پہلے کیا۔ جبکہ وارن کرسٹوفر نے ملاقات کے بعد بتایا کہ پاکستان اور امریکہ بعض مسائل حل کرنے کے لئے مشترکہ کوششیں کر رہے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ عالمی پیمانے پر قیام امن کے لئے پاکستان نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے عبدالاکبر خان سرحد اسمبلی کے بلا مقابلہ سپیکر منتخب ہو گئے۔ اے این پی اور مسلم لیگ (ن) نے سپیکر کے انتخاب کا بھی بائی کاٹ کیا اور ان جماعتوں کے کسی رکن نے کاغذات نامزدگی داخل نہ کرائے۔ عبدالاکبر خان کو غیر سرکاری طور پر کامیاب قرار دے دیا گیا۔

○ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کی طرف سے بہت جلد پاکستان کو خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر مذاکرات کے آئندہ دور کی دعوت دی جائے گی۔ لیکن پاکستان چار شرائط پوری ہونے تک مذاکرات کی کوئی پیش کش قبول نہیں کرے گا۔

فوٹو گرافی سیکھیے
شوقیہ یا کاروبار کیلئے
۳۱۔ مئی کو ربوہ میں ایک روزہ خصوصی کورس
زیر نگرانی - سلیمان احمد طاہر ماسٹر فوٹوگرافر
فوٹو آرٹس اکیڈمی۔ کراچی
رابطہ اور رجسٹریشن کیلئے۔ نعمت اللہ شمس
۱۰۸۔ ناصر آباد ربوہ۔ فون نمبر ۲۱۲۰۳۰

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش اینٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/ ۱۰،۰۰۰ ڈش 8 بمع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۱۲۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 356422 , 7235175

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان - رقبہ ایک کنال طرز تعمیر جدید۔ محلہ دارالبرکات بطرف کالج روڈ کی فروخت مطلوب ہے۔
رابطہ کیلئے:
2/4 دارالبرکات فون: 212485

دارالصدر ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون نمبر: ۴۳۱ دفتر: ۵۲۱

ڈش انٹینا
احباب جماعت کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفاء میڈیکو نے ایک ذیلی ادارہ الیکٹرانکس کا شروع کیا ہے جس میں سب سے پہلے ڈش اینٹنا کا مکمل سسٹم جو کہ مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہے۔ تیار کیا ہے
۱۔ ڈش اینٹنا بمع سٹینڈ ۲۔ فیڈ ہارن ۳۔ ایل این بی ۴۔ ٹچ سسٹم ریسیور
ہمارے ڈش اینٹنا کی خوبی یہ ہے کہ اس میں تصویر نہایت اعلیٰ اور آواز بالکل صاف آتی ہے۔ چنانچہ معیار اور کوالٹی کے لحاظ سے اس وقت اس سے بہتر کوئی سسٹم اس قیمت پر نہیں مل سکتا۔ یہ امر بھی خصوصیت کا حامل ہے کہ خریدار کو ڈش اینٹنا کے خریدنے پر ہم ٹچ سسٹم مائیکرو ریسیور کی تین ماہ کی فری سروس گارنٹی۔ نیز بعد از فروخت سروس کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔
اوپر دیئے گئے اوصاف کو ثابت کرنے کیلئے اس ڈش اینٹنا کی نیچے درج شدہ پتہ پر صبح سے شام تک نمائش اور DISPLAY کا انتظام ہے احباب کسی بھی وقت ان خوبیوں سے بھرپور ڈش اینٹنا کی قابل رشک کارکردگی کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ تفصیل قیمت
۱۔ ٹچ سسٹم مائیکرو سسٹم سیٹلائٹ ریسیور Rs 2500-00
۲۔ ڈش اینٹنا مکمل بمع ٹچ ریسیور سسٹم۔ فیڈ ہارن' ایل این بی
ڈش 6 فٹ کی ایلومینیم جالی کے ساتھ کل قیمت Rs 5700-00
ڈش 8 " " " " 7000-00 "
ڈش 6 فٹ ایلومینیم شیٹ کے ساتھ کل قیمت Rs 6800-00
ڈش 8 " " " " 9000-00 "
یہ تعارفی قیمت عیدالاضحیٰ کیلئے خصوصی طور پر کم کی گئی ہے۔
شفا میڈیکو الیکٹرانکس ڈویژن مائیکرو سنٹر
7۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 354259 فیکس: 7228596

پتہ